WHERE TRUTH STAND ALONE

کربلا: حق کی آخری حد

حق تنہا، مگر شکستہ نہیں تھا

EP:15

میدان میں علی اصغرؑ کی پیاس اور امام حسینؑ کی شہادت

رکیں اور خود کو کربلا میں تصور کریں:

کاروانِ حسینی کا پرچم سرنگوں ہو چکا ہے اور امام حسینؑ اب میدان میں بالکل تنہا رہ گئے ہیں۔ آپؑ خیموں کے سامنے تشریف لاتے ہیں جہاں خواتین اور بچے پیاس کی شدت سے نڈھال ہیں۔
اسی دوران، امام حسینؑ کے نوماہ کے شیر خوار بیٹے حضرت علی اصغرؑ (جن کا تاریخی نام عبداللہ بن الحسینؑ بھی ملتا ہے) کو لایا جاتا ہے، جو پیاس کی وجہ سے شدید تکلیف میں تھے۔ امامؑ اپنے اس ننھے بچے کی حالت دیکھ کر اسے گود میں لیتے ہیں اور دشمن کے لشکر کی طرف بڑھتے ہیں۔

امام حسینؑ نے اپنے ننھے بچے کو ہاتھوں پر اٹھایا اور یزیدی فوج کے سامنے آ کر انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"اے لوگو! اگر تمہاری دشمنی اور جنگ میرے ساتھ ہے، تو اس معصوم بچے کا تو کوئی قصور نہیں۔ تم دیکھ رہے ہو کہ یہ پیاس سے تڑپ رہا ہے، اسے تھوڑا سا پانی پلا دو۔"

(بحوالہ: انساب الاشراف، البلاذری، جلد 3، صفحہ 201)

امامؑ کی یہ پکار سن کر یزیدی لشکر میں موجود بعض سپاہیوں کے دل پگھلنے لگے اور ان میں باہمی اختلاف پیدا ہونے لگا۔ عمر بن سعد نے جب دیکھا کہ لشکر کے جذبات بدل رہے ہیں، تو اس نے اس صورتِ حال کو ختم کرنے کے لیے اپنے سب سے بے رحم تیر انداز حرملہ بن کاہل اسدی کو حکم دیا کہ وہ بچے کو نشانہ بنائے۔

حرملہ نے عمر بن سعد کا حکم پاتے ہی اپنی کمان سے ایک ہولناک تین بھال کا تیر چھوڑا۔ وہ تیر سیدھا آیا اور امام حسینؑ کی گود میں موجود معصوم بچے کی گردن پر لگا۔ ننھے علی اصغرؑ نے اسی لمحے امامؑ کے ہاتھوں پر دم توڑ دیا اور جامِ شہادت نوش کیا۔

امام حسینؑ نے بچے کی گردن سے بہنے والے خون کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ جب ان کی ہتھیلی خون سے بھر گئی، تو انہوں نے اس خون کو آسمان کی طرف اچھال دیا اور فرمایا:

"اے اللہ! میرے لیے یہ مصیبت اس لیے آسان ہے کیونکہ یہ تیری بارگاہ میں ہے اور تو اسے دیکھ رہا ہے۔"

تاریخی روایات کے مطابق، امامؑ نے جو خون آسمان کی طرف پھینکا تھا، اس کا ایک قطرہ بھی زمین پر واپس نہیں گرا۔

(بحوالہ: البدایہ والنہایہ، ابنِ کثیر، جلد 8، صفحہ 201 / تاریخِ طبری، جلد 4، صفحہ 342)

حرملہ نے عمر بن سعد کا حکم پاتے ہی اپنی کمان سے ایک ہولناک تین بھال کا تیر چھوڑا۔ وہ تیر سیدھا آیا اور امام حسینؑ کی گود میں موجود معصوم بچے کی گردن پر لگا۔ ننھے علی اصغرؑ نے اسی لمحے امامؑ کے ہاتھوں پر دم توڑ دیا اور جامِ شہادت نوش کیا۔

امام حسینؑ نے بچے کی گردن سے بہنے والے خون کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ جب ان کی ہتھیلی خون سے بھر گئی، تو انہوں نے اس خون کو آسمان کی طرف اچھال دیا اور فرمایا:

"اے اللہ! میرے لیے یہ مصیبت اس لیے آسان ہے کیونکہ یہ تیری بارگاہ میں ہے اور تو اسے دیکھ رہا ہے۔"

تاریخی روایات کے مطابق، امامؑ نے جو خون آسمان کی طرف پھینکا تھا، اس کا ایک قطرہ بھی زمین پر واپس نہیں گرا۔

(بحوالہ: البدایہ والنہایہ، ابنِ کثیر، جلد 8، صفحہ 201 / تاریخِ طبری، جلد 4، صفحہ 342)

امامؑ نے خیموں کے قریب جا کر اس ننھے شہید کے لیے ایک چھوٹی سی قبر کھودی اور انہیں خاکِ کربلا کے سپرد کر دیا۔

اب وہ گھڑی آ چکی تھا جب امام حسینؑ کو خود آخری معرکے کے لیے میدان میں اترنا تھا۔ آپؑ خیمے میں تشریف لائے تاکہ عورتوں اور اپنے بیمار بیٹے امام زین العابدینؑ سے آخری رخصت لے سکیں۔

آپؑ نے اپنی اہل بیت کو صبر اور استقامت کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:
"کہ حالات جتنے بھی کٹھن ہوں، اپنے وقار اور سیدہ فاطمہؑ کی چادر کی حرمت پر کبھی حرف نہ آنے دیں۔"
چار سالہ سیدہ سکینہؑ اپنے بابا کی جدائی پر روئیں، تو امامؑ نے انہیں پیار کیا، حوصلہ دیا اور بوجھل دل کے ساتھ خیمے سے باہر قدم رکھ دیا۔

10 محرم الحرام کی عصر کا وقت تھا۔

امام حسینؑ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر میدانِ کارزار میں آئے۔ آپؑ تنہا تھے، تین دن کے پیاسے تھے۔ کربلا کا تپتا ہوا میدان اب خون سے سرخ ہو چکا ہے۔
امام حسینؑ کا پورا کنبہ، ان کے جگر گوشے اور وفادار اصحاب ایک ایک کر کے قربان ہو چکے ہیں۔
میدان میں اب صرف شیرِ خدا کا لعل، فاطمہؑ کا جگر گوشہ تنہا کھڑا ہے۔
آپؑ کا مبارک جسم سینکڑوں زخموں سے چور ہے، تین دن کی پیاس سے زبان سوکھی ہوئی ہے، لیکن ایمان اور استقامت کا پہاڑ اب بھی اپنی جگہ قائم ہے۔

یزیدی فوج کا پورا لشکر آپؑ کو گھیرے ہوئے ہے، مگر کسی ایک میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ تنہا آگے بڑھ کر آپؑ پر وار کر سکے۔

امام حسینؑ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے گھوڑے کی پیٹھ سے زمینِ کربلا پر تشریف لائے۔ اسی دوران عصر کی اذان کا وقت ہو گیا۔
آپؑ نے زندگی کی آخری نماز کے لیے رخِ انور قبلہ رو کیا اور سجدے میں سر رکھ دیا۔
یہ کائنات کی تاریخ کا وہ انوکھا سجدہ تھا جہاں چاروں طرف سے تیروں اور تلواروں کا مینہ برس رہا تھا، لیکن امامؑ کا دل اپنے رب کی یاد میں مطمئن تھا۔

عمر بن سعد نے اپنے لشکر کو چلایا:
"تم سب دیکھ کیا رہے ہو؟ ان کا کام تمام کرو!"

اس بدبخت کے حکم پر کئی جلاد آگے بڑھے، لیکن امامؑ کے چہرے کا جلال دیکھ کر خوف سے پیچھے ہٹ گئے۔

آخر کار، شمر ذی الجوشن آگے بڑھا اور اس نے وہ ہولناک ظلم ڈھایا جس کے تصور سے عرشِ الٰہی کانپ اٹھا۔
10 محرم الحرام سن 61 ہجری کو، سجدے کی حالت میں امام حسینؑ کا سر مبارک تن سے جدا کر دیا گیا اور روحِ پاک اعلیٰ علیین کی طرف پرواز کر گئی۔

امام حسینؑ کی شہادت کے بعد، یزیدی فوج کی حیا اور انسانیت بالکل ختم ہو گئی۔

انہوں نے آلِ رسول ﷺ کے خیموں کا رخ کیا اور وہاں لوٹ مار مچائی۔
معصوم بچوں اور عورتوں کے سروں سے چادریں چھین لی گئیں اور خیموں کو آگ لگا دی گئی۔

کربلا کے میدان پر اب رات کا اندھیرا چھا رہا تھا۔

یہ شامِ غریباں کی شروعات تھی۔
ایک طرف امام حسینؑ اور ان کے جانثاروں کے بے گور و کفن لاشے تپتی ریت پر بکھرے پڑے تھے، اور دوسری طرف جلتے ہوئے خیموں کے سائے میں رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں اور سہمے ہوئے معصوم بچے کھلے آسمان تلے بیٹھے تھے۔

اس کٹھن ترین رات میں، سیدہ زینبؑ نے تمام بچوں اور خواتین کو اکٹھا کیا اور اپنے بیمار بھتیجے امام زین العابدینؑ کی حفاظت کا ذمہ سنبھالا۔ انہوں نے رات بھر جاگ کر پہرہ دیا اور اس حالت میں بھی اپنی نمازِ شب (تہجد) قضا نہیں ہونے دی۔

(بحوالہ: الکامل فی التاریخ، ابنِ اثیر، جلد 4، صفحہ 81)

اگلے دن، اہل بیتِ اطہارؑ کی مستورات اور امام زین العابدینؑ کو قیدی بنا کر پہلے کوفہ اور پھر دمشق (شام) میں یزید کے دربار میں لے جایا گیا۔

یزید اور اس کے گورنروں کا خیال تھا کہ انہوں نے امام حسینؑ کو شہید کر کے اپنی حکومت بچا لی ہے اور حق کو دبا دیا ہے، لیکن وہ یہ بھول گئے تھے کہ حسینی مشن کا اصل آغاز اب ہونا تھا۔

کوفہ کے بازاروں اور یزید کے بھرے دربار میں سیدہ زینبؑ اور امام زین العابدینؑ نے وہ تاریخی اور شجاعانہ خطبات دیے جنہوں نے یزیدی سلطنت کی بنیادیں ہلا دیں۔ سیدہ زینبؑ نے یزید کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر فرمایا:

"اے یزید! تو جتنی چاہے سازشیں کر لے اور اپنی پوری طاقت لگا لے، لیکن خدا کی قسم! تو نہ تو ہمارا ذکر مٹا سکتا ہے اور نہ ہی ہماری وحی (دین) کو ختم کر سکتا ہے!"

ان خطبات نے لوگوں کی آنکھیں کھول دیں اور دنیا کو معلوم ہو گیا کہ کربلا میں بظاہر قتل ہونے والے اصل میں جیت چکے ہیں، اور تخت پر بیٹھنے والا یزید ہمیشہ کے لیے ہار چکا ہے۔

کربلا کی یہ آخری گھڑی اور شامِ غریباں کا یہ منظر ہمیں زندگی کا وہ سب سے بڑا فلسفہ سکھاتا ہے جس پر پوری کائنات کی اخلاقیات قائم ہیں:
"فتح کبھی بھی مادی طاقت اور تلواروں کی نہیں ہوتی، بلکہ فتح ہمیشہ کردار اور سچے نظریے کی ہوتی ہے۔"
امام حسینؑ کی یہ جنگ کسی دنیاوی اقتدار، کرسی، یا کسی ذاتی انا اور انفرادی عزتِ نفس کے لیے نہیں تھی۔ یہ معرکہ تو اس آفاقی اصول پر تھا کہ
جب سچ اور جھوٹ، حق اور باطل کا سامنا ہو، تو
ایک سچے مؤمن کا کردار کیسا ہونا چاہیے۔

کربلا ہمیں سکھاتی ہے کہ باطل کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، اس کے پاس کتنی ہی بڑی فوج اور دنیا کے وسائل کیوں نہ ہوں، حق پر کھڑے انسان کا سر کبھی بھی ظلم اور ناانصافی کے سامنے جھک نہیں سکتا۔

امام حسینؑ نے اپنا سب کچھ قربان کر کے امت کو یہ شعور دیا کہ
نظامِ باطل کے سامنے خاموش رہ کر عیش کی زندگی گزارنے سے کہیں بہتر ہے
کہ حق پر ڈٹ کر اپنی جان قربان کر دی جائے۔

یہی وجہ ہے کہ یزید کے پاس سلطنت تھی، مگر آج اس کا نام صرف ظلم کی
عبرتناک علامت بن کر رہ گیا ہے، جبکہ حسینؑ نے پیاس اور زخموں کی حالت میں
سجدے میں سر کٹا کر بھی حق کو قیامت تک کے لیے امر کر دیا۔
دوسری طرف،
سیدہ زینبؑ نے جلتے ہوئے خیموں اور قید و بند کی صعوبتوں کے باوجود، دمشق کے
بھرے دربار میں یزید کے سامنے کلمۂ حق کہہ کر یہ ثابت کر دیا کہ جہاد کیا ہے۔
انہوں نے سکھایا کہ جب نظریہ سچا ہو، تو انسان مظلوم ہو کر بھی ظالم کو ہمیشہ کے
لیے شکست دے سکتا ہے۔

کربلا کی داستان مدینے کی واپسی پر ختم نہیں ہوتی، بلکہ یہ تو اس شعور کا آغاز ہے
جو چودہ سو سال سے انسانیت کو جگا رہا ہے۔
بظاہر وقت کے بادشاہ نے فتح کے جشن منائے، تخت سجائے اور
تاریخ کے پنوں پر اپنا نام لکھوانا چاہا، لیکن وقت نے بساط ہی الٹ دی۔

آج چودہ سو سال بعد ذرا اٹھہر کر اپنے دل سے پوچھیے:
وہ یزید جس کے پاس سلطنت تھی، فوج تھی، اور سونے چاندی کے ڈھیر تھے،
آج اس کی قبر کا نشان تک ڈھونڈنا مشکل ہے!
تاریخ نے اسے رسوائی کا ابدی طوق پہنا دیا۔

اور دوسری طرف وہ حسینؑ جن کے پاس نہ پانی تھا، نہ مادی فوج؛ آج دنیا کے ہر کونے
میں ان کا نام عزت، جرات اور آزادی کا سب سے بڑا استعارہ بن کر گونج رہا ہے۔

ذرا غور کریں!

کربلا کا معرکہ 61 ہجری میں ہی ختم نہیں ہوا تھا۔ یہ معرکہ آج بھی ہر مسلمان کے اندر روز برپا ہوتا ہے۔ جب بھی آپ کے سامنے سچ اور جھوٹ کا راستہ آتا ہے، جب بھی آپ کو اپنے فائدے اور دین اصولوں میں سے کسی ایک کو چننا ہوتا ہے، تو کربلا کی طرح آپ کے بھی ضمیر کا امتحان ہوتا ہے۔

یزیدیت صرف ایک شخص کا نام نہیں، بلکہ دنیاوی لالچ، خوف، مفاد پرستی اور باطل کے سامنے خاموش ہو جانے کا نام ہے۔ اور حسینیت جرات، سچائی، اور حق پر سب کچھ لٹا کر بھی ڈٹ جانے کا نام ہے۔

یہ سیریز یہاں ختم ہو رہی ہے، لیکن کربلا کا پیغام آپ کے دل کے دروازے پر دستک دے رہا ہے:

آج کے دور میں، آپ کا ضمیر کس کے ساتھ کھڑا ہے؟

داستانِ حق کا اگلا باب...

کربلا کی یہ سیریز تو یہاں مکمل ہو گئی،
لیکن حق کی آواز اور اس کی گونج کبھی ختم نہیں ہوتی۔
مٹی میں مل جانے والے تکبر اور سجدۂ شکر میں کٹنے والے سروں کی کہانی کا اگلا رخ دیکھنے کے لیے تیار ہو جائیے۔

اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ کربلا کی داستان 10 محرم الحرام کو تپتی ریت پر امام حسینؑ اور ان کے جانثاروں کی شہادت کے ساتھ ہی اختتام پذیر ہو گئی تھی۔
لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔
10 محرم کو جس معرکے کا آغاز ہوا تھا، اس کا سب سے طاقتور اور فکری رخ ابھی دنیا کے سامنے آنا باقی تھا۔

ہم لے کر آرہے ہیں اسی سلسلے کا اگلا حصہ

THE ECHO OF TRUTH

(خطباتِ حق اور اسیرانِ کربلا)

ایک ایسی دستاویزی اور تحقیقی سیریز ہے جو ہمیں تاریخ کے اسی پوشیدہ اور سنسنی خیز باب کی طرف لے جائے گی۔

یہ کہانی صرف ایک لٹے ہوئے قافلے کے سفر کی نہیں، بلکہ یہ کہانی ہے اس بے مثال جرات کی جس نے قید کی زنجیروں میں جکڑے ہونے کے باوجود باطل کے پورے نظام کو جڑوں سے ہلا کر رکھ دیا۔

ہم دیکھیں گے کہ کس طرح خواتینِ اہلِ بیت اور امام زین العابدینؑ نے کوفہ اور دمشق کے بازاروں میں، پروپیگنڈے کی اس دیوار کو گرایا جو یزید نے کھڑی کی تھی۔

EP:15

شامی عوام جو اہلِ بیت کو (معاذ اللہ) باغی سمجھ رہے تھے، ان خطبات کے بعد سچائی جان کر دھاڑیں مار کر رونے پر مجبور ہو گئے۔ اور سیدہ زینب کا وہ تاریخی خطبہ جس نے یزید کے بھرے دربار میں، جہاں رومی اور غیر ملکی سفیر بیٹھے تھے، اس کے تکبر کو خاک میں ملا دیا۔ اور امام زین العابدینؑ کا دمشق کی جامع مسجد میں وہ بے مثل تعارف، جس نے اذان کی گونج میں یزید کو لاجواب کر دیا اور اسے اپنی پالیسی بدلنے پر مجبور کیا۔

یہ Series صرف INSIGHT OF QURAN کے
Whatsapp Channel پر شیئر کیا جائے گا۔ جسکا آغاز ان شاءاللہ سوموار کو ہو گا۔

CHANNEL DESCRIPTION
میں آپ کو پچھلی تمام اقساط بھی مل جائیں گی جن کو آپ کبھی بھی پڑھ سکتے ہیں۔

Channel Link حاصل کرنے کے لیے "Link" کمنٹ کریں یا ہمیں DM کریں۔

"یہ بات تمہارے عزم کو کمزور نہ کرے کہ تم اپنے
آپ کو میدان میں تنہا دیکھو، کیونکہ اگر تم حق پر قائم
ہو تو اکیلے ہونے کے باوجود تم ہی جماعت ہو۔"

(شرح الواسطية: الشيخ ابن عثيمين رحمه الله)

INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN